www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterma

قرآنِ کریم کے ہم معنی الفاظ کا لغوی فرق
قرآن فہمی کے لیے ایک منفرد اور نادر تحقیق

مترادفات القرآن

تالیف

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ



مکتبۃ السلام سٹریٹ نمبر ۲۰ وسن پورہ لاہور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ اعتریٰ: (عری۔ عرو) بمعنی ننگا ہونا اور اَعْرٰی بمعنی کسی کے کپڑے اتار کر اسے ننگا کر دینا اور اعرٰی فلانا صدیقہ بمعنی کسی شخص کا اپنے دوست کی مدد نہ کرنا اور اسے چھوڑ کر دُور ہو جانا اور عُرِیَ بمعنی بخار کی سردی لگنا اور خوف سے کپکپانا اور عُرْوًا بمعنی بخار کی سردی (منجد) اور اعتریٰ بمعنی کسی کو اس قسم کے عارضہ سے دوچار کر دینا ہے۔ قرآن میں ہے:

اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ (۱۱/۵۴) (قوم ہود نے کہا) ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ہمارے کسی معبود نے تمہیں آسیب پہنچا (کر دیوانہ کر) دیا ہے۔

ماحصل: عارضہ اگر عقل سے تعلق رکھتا ہو تو تخبّط اور اگر جسم سے متعلق ہو تو اعتریٰ کا لفظ استعمال ہوگا۔

۱۴۔ آگ

آگ کے لیے قرآن کریم میں نار اور لظٰی کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

نار: کا لفظ عام ہے۔ آگ چاہے بھڑک رہی ہو، تیزی میں ہو یا بجھنے والی ہو، اس میں شعلہ ہو یا نہ ہو سب پر لفظ نار کا اطلاق ہوتا ہے جبکہ لَظٰی ایسی شدید گرم اور بھڑکنے والی آگ کو کہتے ہیں۔ جس میں شعلہ نہ ہو (الخالص من اللهب ف ل ۵۶) قرآن میں ہے:

كَلَّآ اِنَّهَا لَظٰى۔ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى (۷۰/۱۵-۱۶) وہ (دوزخ) بھڑکتی ہوئی آگ ہے، کھال ادھیڑ دینے والی

۱۵۔ آگ کا انگارہ

کے لیے شِهَابٌ، جِذْوَةٌ اور قَبَسٌ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ شِهَابٌ: ایسے انگارہ کو کہتے ہیں جس میں چمک اور شعلہ موجود ہو، خواہ وہ آگ کا ہو یا فضا میں پایا جائے (مف) اور اس کی جمع شُهُبٌ آتی ہے۔ قرآن میں ہے:

وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا۔ (۷۲/۸) (جنوں نے کہا) اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اس کو مضبوط چوکیداروں اور انگاروں سے بھرا ہوا پایا۔

۲۔ جِذْوَةٌ: ایسا انگارہ جس میں چمک ختم ہو چکی ہو اور اُوپر راکھ آ گئی ہو۔ (مف) قرآن میں ہے:

اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ (۲۸/۲۹) مجھے آگ نظر آئی ہے۔ شاید میں وہاں سے (رستے کا) کچھ پتہ لاؤں یا آگ کا انگارا لے آؤں۔

۳۔ قَبَسٌ: مانگا ہوا آگ کا انگارہ یا شعلہ۔ تفصیل آگ جلانا میں دیکھیے۔

ماحصل: (۱) شِہاب: شعلہ دار چمکتا ہوا انگارہ (۲) جذوۃ: ایسا انگارہ جس پر راکھ آ رہی ہو اور چمک ختم ہو گئی ہو۔ (۳) قبس: مانگا ہوا آگ کا انگارہ یا شعلہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے علیحدہ لے جا کر کسی مصیبت یا آفت سے بچا لینا۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے پروردگار کے حضور دُعا فرمائی:

وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ۔ (۱۴/۳۵) — اور مجھے اور میری اولاد کو اس بات سے کہ بتوں کی پرستش کرنے لگیں بچائے رکھ۔

۶۔ عَصَمَ: کسی چیز کو اپنے پاس روک کر یا اپنی حفاظت میں لے کر اسے کسی ایسی آفت سے بچانا جس میں وہ جا پڑنے والا ہو۔ (م۔ل) ابن فارس کے اپنے الفاظ میں ع۔ص۔م۔ كَلِمَةٌ تَدُلُّ عَلَى الْإِمْسَاكِ وَالْمَنْعِ وَالْمُلَازَمَةِ مِنْ سُوْءٍ مَا يَقَعُ فِيْهِ (م۔ل) ارشاد باری ہے:

يَا أَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ۔ (۵/۶۷) — اے پیغمبر! جو ارشادات خدا کی طرف سے تم پر نازل ہوئے ہیں سب لوگوں کو پہنچا دو۔ اگر ایسا نہ کیا تو تم خدا کا پیغام پہنچانے میں قاصر رہے اور خدا تم کو لوگوں سے بچائے رکھے گا۔

ایک دوسرے مقام پر نوحؑ کا بیٹا حضرت نوحؑ کو یوں جواب دیتا ہے:

سَآوِيْ إِلَى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَاءِ (۱۱/۴۳) — میں ابھی پہاڑ سے جا لگوں گا۔ وہ مجھے (طوفان کے) پانی سے بچا لے گا۔

ماحصل: (۱) وَقٰی: کسی بُرے کام کی عقوبت سے ڈر کر اس بُرے کام اور سزا سے بچانا۔
(۲) مَنَعَ: کسی چیز کی روک بن کر بچانا۔
(۳) حَجَزَ: کسی تیسری چیز کا حائل ہو کر بچانا۔
(۴) أَحْصَنَ: نگہداشت اور حفاظت کر کے خود کو بچانا۔
(۵) جَنَبَ: کسی چیز سے دور لے جا کر بچانا۔
(۶) عَصَمَ: کسی مصیبت، خوف و خطرہ سے کسی دوسرے کو اپنی حفاظت میں لے کر بچانا۔

۲۔ بچنا

کے لیے وَقٰی سے اِتَّقٰی، حَصَنَ سے تَحَصَّنَ، جَنَبَ سے اِجْتَنَبَ اور عَصَمَ سے اِسْتَعْصَمَ کے افعال لازم قرآن کریم میں آئے ہیں جن کی تشریح گزر چکی، اب ان کی مثالیں دیکھیے:

۱۔ اتّقی: کسی بُرے کام کی سزا سے بچنے کے لیے بُرے کام اور اس کی سزا سے بچنا، پرہیزگاری اختیار کرنا۔ ارشاد باری ہے:

خُذُوْا مَا آتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (۲/۶۳) — جو کتاب ہم نے تم کو دی ہے اس کو زور سے پکڑے رہو۔ اور جو اس میں (لکھا) ہے اسے یاد رکھو تاکہ تم (عذاب سے) بچ سکو۔

۲۔ تَحَصَّنَ: کسی چیز کی نگہداشت اور حفاظت کر کے اسے بچانا۔ یہ لفظ عموماً اپنی عفت کی حفاظت کے لیے مستعمل ہے۔ ارشاد باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ۔ (۶۲/۹)	مومنو! جب جمعے کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو خدا کی یاد (یعنی نماز) کے لیے جلدی کرو۔

گویا نداء کی اس صورت میں منادٰی کا نام بھی نہیں لیا جاتا اور بلند آواز اور لمبے فاصلے کی شرط بھی موجود ہے۔

۳۔ اَذَّنَ، کے معنی کسی کو بلند آواز سے متوجہ کرنا اور بلانا ہے۔ اس طرح کہ آواز اس کے کانوں تک پہنچ سکے۔ گویا اذان اور تاذین کا لفظ نداء سے اخص ہے۔ قرآن میں ہے:

ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُھَا الْعِیْرُ اِنَّکُمْ لَسٰرِقُوْنَ (۱۲/۷۰)	پھر (جب وُہ آبادی سے باہر نکل گئے تو) ایک پکارنے والے نے آواز دی کہ قافلے والو تم تو چور ہو۔

۴۔ اِبْتِہَال: بَھْل۔ علیحدگی اور دعا کی ایک خاص قسم کو کہتے ہیں۔ اور ابتہال یا مباھلہ یہ ہے کہ کسی فیصلہ طلب امر میں فریقین میں سے ہر ایک جھوٹا اور غلط ہونے کی صورت میں اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لیے نہایت آزادی اور عاجزی سے بد دعا کرے ــــ (م۔ ل) ارشادِ باری ہے:

فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَہِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ۔ (۳/۶۱)	تو (اے پیغمبر! نصارٰی سے) کہو کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بلائیں، تم اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بلاؤ ہم بھی آئیں اور تم خود بھی آؤ۔ پھر دونوں فریقین (خدا سے) دُعا و التجا کریں۔ اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت بھیجیں۔

۵۔ جَھَرَ، بمعنی اتنی بلند آواز سے پکارنا یا بولنا جسے دوسرے ساتھ والے سن سکیں۔ اور اس کی ضد اَسَرَّ ہے یعنی اتنی خفی آواز سے بولنا جسے ساتھ والے نہ سن سکیں۔ جیسے نماز میں مقتدی پڑھتے ہیں۔ ارشادِ باری ہے،

وَاِنْ تَجْھَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّہٗ یَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰی (۲۰/۷)	اگر تم پکار کر بات کہو تو وُہ چھپے بھید اور نہایت پوشیدہ بات تک جانتا ہے۔

ماحصل: (۱) دُعا، بامعنی کلام، عام یا دبی آواز سے اور مدعو کو مخاطب کرنا ضروری ہے۔

(۲) نداء: کا اطلاق صرف بلند آواز سے اور بے معنی کلام پر بھی ہو سکتا ہے اور منادی کا نام بھی لینا ضروری نہیں!

(۳) اذان اور تاذین: بلند آواز سے پکار کر اپنی طرف کسی کو متوجہ کرنا یا بلانا۔

(۴) اِبتہال، بددُعا کی ایک خاص قسم ہے۔

(۵) جَھَرَ: اتنی بلند آواز سے پکارنا جسے کم از کم ساتھ والے سن سکیں۔

۱۹ ــــ پکڑنا

کے لیے اَخَذَ، بَطَشَ اور تَنَاوُش (نوش) قَبَضَ، خَطِفَ، سَطَا (سطو) اِعْتَصَمَ (عصم)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ مَکَان: (مکن) مکان اس جگہ کو کہتے ہیں جو کسی جسم پر حاوی ہو۔ اور اس میں رہنے والے کو مَکِیْن کہتے ہیں (مف) (بشرطیکہ یہ ظرف مکانی کے طور پر استعمال ہو) ارشادِ باری ہے، فرعون نے مُوسٰیؑ سے کہا:

فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى (۲۰/۵۸) — ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت مقرر کرو جس کا نہ ہم خلاف کریں نہ تم اور یہ (مقابلہ) ایک ہموار جگہ (میدان) میں ہو گا۔

۳۔ مَرَاغَم: رَغَم بمعنی خاک اور رَغِمَ اَنْفُ فُلَانٍ بمعنی اس کی ناک خاک آلود ہو یا وہ ذلیل ہو۔ (ناراضگی کا کلمہ ہے) اور رَاغَمَ بمعنی ایک دوسرے کو ذلیل کی کوشش اور منازعت۔ اور مَرَاغَم اس جگہ کو کہتے ہیں جو دوسروں کے ساتھ منازعت اور کوشش سے حاصل کی جائے (مف) ارشادِ باری ہے:

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِى الْاَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً (۴/۱۰۰) — اور جو شخص اللہ کی راہ میں ہجرت کرے تو زمین میں بہت سی جگہ اور کشائش پائے گا۔

ماحصل (۱) مقام، کھڑا ہونے یا قیام کرنے کی جگہ۔ (۲) مَراغَم: منازعت اور کوشش سے حاصل شدہ جگہ۔ (۲) مکان: ایسی جگہ جو کسی جسم پر حاوی ہو۔

۹ —— جلاوطنی

کے لیے جَلَا (جلو) اور نَفِی کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ جلاء: جَلَا بمعنی کسی امر کو واضح کرنا۔ ظاہر و آشکارا کرنا۔ اور جلا الرجل (عن بلدہ) کسی کو اس کے شہر یا ملک سے نکالنا۔ جلاوطن کرنا۔ جَلَا النَّحل بمعنی شہد نکالنے کے لیے دھونی دے کر مکھیوں کو بھگانا۔ اور الجالی بمعنی وہ مسافر لوگ جو اپنا وطن چھوڑ کر آتے ہیں (منجد) قرآن میں ہے:

وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِى الدُّنْيَا (۵۹/۳) — اور اگر خدا نے ان کے بارے میں جلاوطن کرنا لکھ رکھا ہوتا تو اُن کو دُنیا میں بھی عذاب دے دیتا۔

۲۔ نَفِی: بمعنی موجود نہ رہنا۔ اور اس کی ضد ثَبَتَ ہے۔ اور منفی بمعنی نیست و نابود کیا ہوا۔ دور ہٹایا ہوا اور نفی الرجل من بلدہٖ بمعنی کسی کو شہر بدر کرنا (منجد) اور نَفِی ینفوا بمعنی قید خانہ میں قید کرنا (منجد م۔ق) اور کسی چیز کو باہر پھینک دینا کے بھی آتے ہیں جیسے چکی آٹے کو، یا ہنڈیا اُبل کر اُبال کو یا سیلاب کوڑا کرکٹ کو باہر پھینک دیتا ہے (م۔ق) اور اَلنِّفَایَۃ اس ردی شے کو کہتے ہیں جو پرے پھینک دی جائے (م۔ل) گویا نَفِی ینفوا میں بے بسی اور بے آبروئی کا عنصر بھی شامل ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ — جو لوگ خدا اور اس کے رسولؐ سے لڑائی کریں اور ملک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مشترک ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَ تُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ۔ (۳۳/۳۷) اور تم اپنے دل میں وُہ چیز چھپاتے تھے، جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا۔

(۲) خواہشات کا تعلق نفس سے ہوتا ہے خواہ اچھی ہوں یا بُری۔ ارشادِ باری ہے:

اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ (۵۳/۲۳) یہ لوگ محض ظن (فاسد) اور خواہشاتِ نفس کے پیچھے چل رہے ہیں۔

(۳) خوش ہونے کا تعلق بھی نفس سے ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓئًا مَّرِيْٓئًا (۴/۴) پھر اگر وُہ عورتیں اپنے دل کی خوشی سے اس میں سے تم کو کچھ چھوڑ دیں تو اسے ذوق شوق سے کھاؤ۔

ماحصل: (۱) قَلْب، عقل وشعور اور فہم وتدبر کا منبع

(۲) فؤاد: جذبات کی شدت کا مرکز۔

(۳) صدر: ظرف تنگی اور فراخی۔ اور بات چھپانے کے لیے۔

(۴) نفس: خواہشات کا مرکز۔ خوش ہونے اور بات چھپانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۱۴ ـــــ دل میں بات ڈالنا

کے لیے وَحْيٌ، اِلْهَام، اِلْقَاء، وَسْوَاس اور هَمَزَات کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ وَحْيٌ کا لغوی معنی صرف خفی اور تیز اشارہ ہے۔ اور اَوْحٰی کے معنی کسی پوشیدہ بات اور نامعلوم بات کے متعلق سرعت سے اشارہ کرنا (مف یم ل) پھر وحی کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک تسخیری امور سے تعلق رکھتی ہے۔ جیسے فرمایا:

وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا (۴۱/۱۲) اللہ تعالیٰ نے ہر آسمان میں اس کے متعلقہ امور سے متعلق وحی کر دی۔

دوسرے فطری راہنمائی کو بھی وحی سے تعبیر کیا گیا ہے، جیسے بچہ پیدا ہوتے ہی ماں کی چھاتیوں کی طرف لپکتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ (۱۶/۶۸) اور تیرے پروردگار نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی۔

گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی جمادات، حیوانات اور انسانوں سب پر ہوتی ہے۔ اور ایسی وحی غیر نبی کی طرف بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے فرمایا:

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ (۲۸/۷) اور ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف وحی کی کہ اسے دُودھ پلاتی رہے۔

ان سب مثالوں میں وحی کا لفظ اپنے لغوی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ پھر ایک انسان بھی اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ سردار کا مہذب ہونا لازمی ہے اس لیے ہر شریف النفس آدمی کو بھی سید کہہ سکتے ہیں۔ اور اسی نسبت سے آقا اور خاوند کو بھی سَیِّد کہا جاتا ہے (مف) (ج سَادَت (۳۳/۶۷) اور سَادَات) یہ لفظ اچھے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے:

قَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا (۳۳/۶۷) — وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی اطاعت کی تو انہوں نے ہمیں راہ سے بہکا دیا۔

۲۔ مَلَاٌ: مَلَاَ بمعنی بھرنا اور مَلَاٌ بمعنی وُہ جماعت جو کسی امر پر مجتمع ہو۔ اور نظروں کو ظاہری حسن و جمال اور نفوس کو ہیبت سے بھر دے (مف) اور اُس کا سردار جو آنکھوں کو تکبر اور سینہ کو ہیبت سے پھیرتے ہیں (م ق) اور عرف عام میں ملا سے مراد وُہ سرکاری درباری لوگ ہوتے ہیں جو شاہی اثر و نفوذ کی بنا پر لوگوں پر مسلط رہتے ہیں۔ ارشاد باری ہے:

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ (۷/۸۸) — اس کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا، اے شعیب ہم تجھے اور تیرے ساتھیوں کو اپنے شہر سے نکال دیں گے۔

۳۔ رَهْط: قبیلہ۔ ایک قبیلہ کے لوگوں کی مختصر جماعت جن کی تعداد ۱۰ سے کم ہو اور ان میں کوئی عورت نہ ہو، پھر اس جماعت کے سردار کو بھی رھط کہتے ہیں (مف) اور یہ عموماً بُرے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے اور رَهْط اس چیتھڑے کو بھی کہتے ہیں جو عورت ایام حیض میں جائے مخصوص میں رکھتی ہے۔ اسی سے محاورہ ہے هُوَ اَذَلُّ مِنَ الرَّهْطِ یعنی وُہ حیض کے چیتھڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ اور جب لفظ رَهْط کی اضافت کسی عدد کی طرف ہو تو اس سے افراد و اشخاص مراد لیے جاتے ہیں۔ جیسے عِشْرُوْنَ رَهْطًا بمعنی بیس اشخاص۔ بہرحال قرآن میں ہے:

وَكَانَ فِى الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ (۲۷/۴۸) — اور اس شہر میں نو سردار تھے جو زمین میں فتنہ و فساد برپا کرتے۔ اور اصلاح کا کوئی کام نہ کرتے تھے۔

۴۔ اَئِمَّة: (اِمَام کی جمع) وُہ شخص یا کتاب یا قول جس کی اقتداء کی جائے۔ خواہ وُہ انسان ہو یا اُس کے اقوال یا کوئی کتاب ہو خواہ وُہ حق پر ہو یا باطل پر (مف) انسان کی صورت میں عموماً مذہبی پیشوا کے معنوں میں آتا ہے یا نماز میں جماعت کا امام۔ اب ان کی مثالیں ملاحظہ فرمائیے:

(۱) وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ (۳۶/۱۲) — اور ہم نے ہر چیز کو واضح کتاب میں لکھ رکھا ہے۔

(۲) ہدایت کے امام: وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا (۳۲/۲۴) — اور ان میں سے ہم نے پیشوا بنائے تھے جو ہمارے حکم سے ہدایت کیا کرتے تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵ــــ قوّت دینا

کے لیے آیَّدَ[1]، اَزَرَ[2] اور عَزَّزَ[3] کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ آیَّدَ: الاید بمعنی سخت قوت (مف) اور آیَّدَ بمعنی کسی کی بھرپور امداد کرنا اور اسے قوت بہم پہنچانا تائید کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ وَاَیَّدَہٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْھَا (۹/۴۰) — پھر اللہ نے پیغمبر پر تسکین نازل فرمائی اور ایسے لشکروں سے اسے تقویت دی جنھیں تم نہیں دیکھتے تھے۔

۲۔ اَزَرَ: اَلْاَزْر بمعنی جڑ۔ تہبند۔ اور اَلْاِزَار چادر۔ تہبند۔ پردہ۔ پشتہ دیوار۔ اور اَزَرَ اَلْنَبَات بمعنی نباتات کا گتھ جانا۔ اور آزَرَ بمعنی کسی کو مضبوط کرنا۔ قوت پہنچانا (منجد) گویا اَزَرَ کا لفظ کسی چیز میں فی نفسہٖ قوت پہنچانے کے لیے ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔہٗ فَاٰزَرَہٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ (۴۸/۲۹) — کھیتی کی طرح جس نے اپنا ڈنٹھل نکالا۔ پھر اسے مضبوط کیا۔ پھر موٹی ہوئی پھر اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہوگئی۔

۳۔ عَزَّزَ: عَزَّ کی ضد ذَلَّ ہے۔ اور عَزَّ بمعنی بالادست ہونا۔ اور اَعَزَّ بمعنی کسی کو عزت بخشنا۔ اور عَزَّزَ بمعنی کسی زیردست کو اس قدر قوت دینا یا مدد بہم پہنچانا کہ وہ معاشرہ میں معزز بن جائے اور اسے عزت حاصل ہو۔ اور عزت ایسی حالت کو کہتے ہیں جو انسان کو زیردست یا مغلوب ہونے سے محفوظ رکھے (مف منجد) ارشادِ باری ہے:

اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَیْھِمُ اثْنَیْنِ فَکَذَّبُوْھُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ (۳۶/۱۴) — جب ہم نے ان کی طرف دو (پیغمبر) بھیجے تو انہوں نے اُن کو جھٹلایا۔ پھر ہم نے تیسرے سے اُن کو تقویت دی۔

ماحصل: (۱) آیَّدَ: کسی کو بھرپور قوت پہنچا کر اس کی مدد کرنا۔

(۲) اَزَرَ: فی نفسہٖ کسی چیز کو قوت دے کر مضبوط بنا دینا۔

(۳) عَزَّزَ: کسی زیردست کو اتنی قوت دینا کہ وہ زیردست نہ رہے۔ نیز دیکھیے "مدد دینا" اور "مضبوط کرنا"

۱۶ــــ قیامت اور اُس کے مختلف نام

کے لیے قِیَامَۃ (قوم) اَلسَّاعَۃ (سوع)، یَوْمُ الدِّیْن، یَوْمُ الْخُرُوْج، یَوْمُ الْحِسَاب، یَوْمُ الْفَصْل کے علاوہ کچھ صفاتی نام مثلاً غَاشِیَۃ، اَلْوَاقِعَۃ، اَلْحَاقَّۃ، صَاخَّۃ، اٰزِفَۃ، قَارِعَۃ، طَامَّۃُ الْکُبْرٰی بھی قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ قِیَامَۃ: بمعنی ہر طور قائم ہونے والی۔ ایسا دن یا دور جو حق و انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لیے قائم ہوگا۔ اس دور کے مختلف حالات و امتیازات کی بنا پر ہی قیامت کے مختلف نام قرآن کریم میں مذکور ہوئے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ — ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور تم کو قیامت کے دن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پروان چڑھانا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ (۲/۲۷۶) — اللہ سود کو نابود یعنی بے برکت کرتا اور خیرات (کی برکت) کو بڑھاتا ہے۔

۳۔ محو: کسی چیز کو یوں مٹانا کہ اس کے نشانات بھی نہ رہنے پائیں۔ کہتے ہیں مَحَتِ الرِّیحُ السَّحَابَ۔ ہوا بادلوں کو اڑا لے گئی۔ یعنی بادلوں کا نام و نشان بھی باقی نہ رہ گیا۔ اور اس کی ضد اَثْبَتَ بمعنی برقرار رکھنا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ۔ (۱۳/۳۹) — اللہ تعالیٰ جو کچھ چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو کچھ چاہتا ہے اسے برقرار رکھتا ہے۔

۴۔ نَسَخَ: بمعنی زائل کرنا۔ باطل کرنا۔ مسخ کرنا۔ مٹانا (منجد) اور بمعنی ایک چیز کو زائل کر کے دوسری چیز کو اس کی جگہ پر لانا (مف) اور پہلی چیز جو زائل ہوئی یا مٹائی گئی وہ منسوخ ہے اور دوسری چیز جو اس کی جگہ لائی گئی وہ ناسخ ہے۔ پھر کبھی یہ لفظ محض زائل کرنا یا مٹانے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ (۲۲/۵۲) — تو اللہ تعالیٰ شیطان کے القاء کو مٹا دیتا ہے اور اپنی آیتوں کو مضبوط کر دیتا ہے۔

اور کبھی پہلی چیز کو ختم کر کے یا زائل کر کے دوسری چیز لانے کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا (۲/۱۰۶) — ہم جس آیت کو منسوخ کرتے ہیں یا فراموش کر دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا ویسی ہی اور آیت بھیج دیتے ہیں۔

ماحصل: (۱) طمس: اس طرح مٹانا کہ کچھ اثرات باقی رہ جائیں۔

(۲) محق: کسی چیز کا زور ختم کر دینا۔ اسے بے جان اور مضمحل بنا دینا۔

(۳) محو: ایسے ختم کرنا کہ کوئی نشان باقی نہ رہے۔

(۴) نسخ: کسی چیز کو مٹا کر اس کی جگہ دوسری چیز لانا۔

۸۔ مٹی اور اس کی مختلف حالتیں

کے لیے تُرَاب[1]، طِین[2]، لَازِب[3]، حَمَا[4]، صَلْصَال[5]، فَخَّار[6]، صَعِيد[7]، سُلٰلَة[8] اور ثَرٰی[9] کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ تُرَاب: بمعنی خاک۔ خشک مٹی جس میں نمی نہ ہو (ف ل ۲۱) جسے ہوا اڑائے پھرتی ہے۔ مٹی کے لیے عام لفظ ہے۔ قرآن میں ہے:

وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا۔ (۷۸/۴۰) — اور کافر (قیامت کے دن) کہے گا، اے کاش میں مٹی ہو چکا ہوتا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ (۴۵/۷) ہر جھوٹے اور گنہگار کے لیے خرابی ہے۔

۷۔۔۔۔ ہلاک ہونا ۔۔۔ کرنا

کے لیے هَلَكَ اور اَهْلَكَ - بَادَ (بید) رَدٰی اور تَرَدّٰی - بَخَعَ - دَمَّرَ - دَمْدَمَ - تَبَّبَ - تَبَّرَ
بَارَ (بور) اَسْحَتَ، اَوْبَقَ، قَصَمَ، فَنِیَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ هَلَكَ : بمعنی فنا ہونا۔ جاندار اور بے جان سب کے لیے آتا ہے۔ اور جاندار ہونے کی صورت میں اس کا معنی ہے۔ بے بسی کی موت کرنا۔ بُری موت مرنا۔ ارشادِ باری ہے :

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ (۲۸/۸۸) اس (اللہ) کی ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونیوالی ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا :

اِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ (۴/۱۷۶) اگر کوئی ایسا شخص مرجائے جس کے اولاد نہ ہو۔

اور اَهْلَكَ بمعنی کسی دوسری چیز کو تباہ کرنا اور ختم کر دینا۔ ارشادِ باری ہے :

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ (۶/۶) کیا وہ یہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے اُن سے پہلے کتنی اُمتوں کو ہلاک کر ڈالا۔

۲۔ بَادَ، اَلْبَيْدَاءُ بمعنی لق و دق صحرا اور اس کی جمع بِيْدٌ ہے۔ اور بَادَ بمعنی کسی کھیتی کا اجڑ کر بیابان بن جانا۔ مکمل طور پر تباہ ہونا اور اُجڑ نا (مف) ارشادِ باری ہے :

قَالَ مَا اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖ اَبَدًا۔ (۱۸/۳۵) وہ کہنے لگا۔ مجھے تو یہ خیال بھی نہیں آسکتا کہ یہ باغ کبھی اجڑ کر تباہ بھی ہو جائے گا۔

۳۔ تَرَدّٰی، رَدٰی بمعنی کسی چیز کو بلندی سے زمین پر دے مارنا یا زمین سے کسی گڑھے میں پٹخ دینا کہ وہ ہلاک ہونے کو پہنچ جائے۔ ارشادِ باری ہے :

وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى (۲۰/۱۶) اور وہ اپنی خواہشات کے پیچھے لگتا ہے تو تم (اس کے پیچھے لگ کر) ہلاک ہو جاؤ۔

اور اَرْدٰی متعدی ہے۔ یعنی اسی طریق سے دوسرے کو ہلاک کرنا۔ قرآن میں ہے :

قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ (۳۷/۵۶) کہے گا۔ خدا کی قسم! تو تو مجھے ہلاک کرنے ہی والا تھا۔

اور تَرَدّٰی بمعنی خود کنوئیں یا گڑھے میں گرنا اور ہلاکت کو پہنچنا ہے۔ ارشادِ باری ہے :

وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى۔ (۹۲/۱۱) اور جب وہ دوزخ کے گڑھے میں گرے گا تو اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آئے گا۔

۴۔ بَخَعَ : غم یا غصہ سے اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالنا (مف - م ل) گھل گھل کر ہلکان ہو جانا۔ ارشادِ باری ہے :

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اے پیغمبر! اگر یہ لوگ ایمان نہ لائیں تو شاید آپ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٢- حَسَّ - يَحُسّ - حَسًّا - قتل کرنا - جڑ سے اکھاڑنا (٣/١٥٢)
حَسَّ - يَحِسّ حِسًّا وحَسًّا - محسوس کرنا - معلوم کرنا - (١٦/٩٨)
٢٣- حصَرَ- يحصُرُ حَصْرًا - گھیرنا - محاصرہ کرنا (٩/٦)
حصِرَ- يحصَرُ- حَصَرًا- آدمی کا دل تنگ ہونا (٤/٩٠)
٢٤- حصَنَ- يحصُنُ - حَصَانًا مضبوط جگہ میں محفوظ کرنا (٥٩/١٤)
حصُنَ- يحصُنُ - حَصَانَةً - محفوظ رہنا - رکھنا - عورت کا پاکدامن ہونا (٢٤/٢٣)
٢٥- حَقَّ- يَحِقُّ- حقًّا (عليه) اس پر لازم اور واجب ہونا (٣/٨)
حَقَّ- يَحُقُّ- حَقًّا وحَقَّةً (الامر) بات ثابت اور واجب ہوئی (٨٤/٥٤)
٢٦- حكَمَ- يَحكُمُ- حُكمًا وحُكُومَةً - فیصلہ کرنا - حکم دینا - (٥/٨٤)
حَكُمَ- يحكُمُ- حِكمَةً دانا اور دور اندیش ہونا (٢/٣٢)
٢٧- حلّ - يحِلّ - حِلًّا - حلال ہونا - آدمی کا احرام سے نکلنا (٥/٢)
حلّ - يُحلّ - حَلًّا - مشکل کو حل کرنا - نازل ہونا - وارد ہونا (١١/٣٩)
٢٨- حَلَمَ- يحلُمُ- حُلُمًا - نیند میں خواب دیکھنا لڑکے کا بالغ ہونا (٢٤/٥٨)
حَلُمَ- يحلُمُ- حِلمًا - صاحب حوصلہ ہونا - بردبار ہونا (٢/٢٢٥)
٢٩- حَمَى- يَحْمِي- حَمْيًا وحَمِيَّةً وحِمَايَةً - حمایت کرنا - دوسرے سے بچانا (٤٨/٢٦)
حَمِيَ يَحْمَى - حُمْيًا وحُمِيًّا وحُمُوًّا - آگ کا بھڑک اٹھنا (٩/٣٦)
٣٠- حارَ- يَحُورُ حَورًا - واپس ہونا - مڑنا - متحیّر ہونا (٨٤/١٤)
حَوِرَت - تَحوَرُ حَوَرًا - آنکھ کی سفیدی بہت سفید اور پتلی بہت سیاہ ہوگئی (٥٥/٧٢)
٣١- حَيِيَ- يَحْيَى- حيوة - زندہ رہنا - جینا (٨/٤٨)
حَيَّ- يَحَيُّ- حَيًّا- دعا دی - حيّاكَ الله کہا (٥٨/٨)
ر حياءً شرمانا (٢/٢٦)
٣٢- خَبَثَ- يخبُثُ - خُبْثًا - ردّی اور خراب ہونا (٧/٥٧)
خبُثَ يخبُثُ - خُبْثًا وخَبَاثَةً - گندہ اور ناپاک ہونا (٢/٢٦٧)
٣٣- خطَأَ يَخطَأُ- خَطَأً - غلطی کرنا - (دانستہ یا نادانستہ) (٢/٢٨٦)
خِطْأً - خِطَاءً - خَطِيئَةً - گناہ کرنا - قصور کرنا (١٧/٣١)
٣٤- خَطَبَ - يَخطُبُ خَطْبًا وخُطْبَةً : وعظ کرنا - خطاب کرنا - تقریر کرنا (١١/٣٧)
خِطْبَةً وخَطِيبَةً - منگنی کرنا (٢/٢٣٥)
٣٥- خَلَفَ - يخلُفُ - خِلافة - جانشین ہونا - (٧/١٢)
خَلْفًا وخِلْفَةً - ایک دوسرے کے پیچھے آنا - (٧/١٦٩)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ